افتتاحی تقریر

جلالت الملک شاہ فیصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں اللہ تعالی کے نام سے اس مؤتمر اسلامی کا افتتاح کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ مؤتمر اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔

برادران اسلام ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آپ اپنی اس مؤتمر کو اللہ سبحانہ و تعالی کی مقدس سر زمین میں، اس کے معظم گھر کے سائے میں، اور اس مقدس شہر میں منعقد کر رہے ہیں، جہاں سے نور اسلام طلوع ہوا - اور حضرت محمد صلوات اللہ و سلامہ علیہ پر وحی نازل ہوئی ۔ آپ کی یہ مؤتمر ایک عام مؤتمر نہیں ، بلکہ یہ اس لحاظ سے بڑی اہم ہے کہ اس میں آپ پوری دنیا کے مسلمانوں کے مسائل پر غور و خوض کریں گے ۔

عزیز بھائیو ! مسلمانوں کی نظریں بڑی امیدوں اور آرزوؤں کے ساتھ آپ حضرات کی طرف لگی ہوئی ہیں اور وہ توقع رکھتے ہیں کہ اس مؤتمر سے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا ، جو ان کےلئے راہ حق پر گامزن ہونے، صحیح اسلامی سمت اختیار کرلے ، اور اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کی دعوت کو عام کرنے کا باعث بنے گا ۔

اس زمانے میں مسلمانوں کو جو امتحان در پیش ہے ، اس کی گذشتہ تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملے گی - عہد ماضی میں مسلمان ایسے دشمنوں کے خلاف صف آرا تھے ، جو کھل کر سامنے آتے تھے ۔ لیکن ان دنوں ہم بعض ایسی مصیبتوں میں گرفتار ہیں ، جو خود مسلمانوں کی اپنی پیدا کی ہوئی ہیں ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ حضرات اسلام اور مسلمانوں کے موجودہ حالات سے خوب واقف ہوں گے ۔ میں اس بارے میں آپ سے کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتا ۔ یقیناً یہ امور آپ حضرات بھی اتنا ہی جانتے ہیں ' جس قدر میں جانتا ہوں ۔ دنیا کے ہر حصے کے مسلمانوں کی توقعات کے آپ لوگ ' جو اس مؤتمر میں جمع ہیں ' مرکز ہیں ۔ اس لئے ہم سب پر فرض ہے کہ ہم اپنے امراض کا درمان ڈھونڈیں ۔ اپنے مسائل پر غور و خوض کریں اور اللہ تعالی نے مسلمانوں کو ہر سال حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کا جو موقع بہم پہنچایا ہے ، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ہم مندرجہ ذیل امور پر نظر ڈالیں :—

ہمارے حالات کیا ہیں؟ ہم کن بیماریوں سے دو چار ہیں ؟ اور ان کا علاج کیا ہے؟ ہمارے معاملات کی کیسے اصلاح ہو ؟ ہم اپنے دین میں کس طرح سمجھ اور تفقہ حاصل کریں ؟ اور امت اسلامیہ کی خدمت کے سلسلے میں اللہ تعالی نے جو کچھ ہم پر واجب کیا ہے ' اسے کیسے بجا لائیں ؟

برادران کرام ! ہم اس شہر میں آپ حضرات کا عوام اور حکومت ہر دو کی طرف سے خیر مقدم کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں آپ لوگوں کے ساتھ ان میں سے بنائے، جن کے بارے میں اس کا ارشاد ہے " **الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلاۃ و اتوا الزکاۃ و امروا بالمعروف و نھوا عن المنکر** "، مملکت سعودی عرب کے عوام اور اس کی حکومت کے لئے یہ بہت بڑا شرف ہے کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی کی دعوت کو عام کرنے ' امت اسلامیہ کی خدمت بجا لانے ' اس کے مقام کو بلند کرنے ' اس کی آرزوؤں کی تکمیل اور اس کے لئے راہ حق کو روشن کرنے میں ساعی ہوں اور ایک کا رکن کی حیثیت سے کام کریں ۔

ہم آج امت اسلامیہ میں وہ تفرقہ' نزاع اور اختلاف پاتے ہیں ' جو ایک بڑے خطرے کا پتہ دیتا ہے ۔ آخر ہم بھائیوں میں یہ تفرقہ اور اختلاف کیوں ہو ۔ جب کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت موجود ہے ۔ ہم سب پر یہ فرض ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں کتاب اللہ اور سنت رسول کو حکم بنانے کی کوشش کریں ۔ اور آپ جانتے ہیں کہ دین اسلامی

حکمت کا دین ، ترقی کا دین ، سطوت و قوت کا دین ، عدل و انصاف کا دین اور مساوات کا دین ہے ۔ اور انسان کا بنایا ہوا کوئی نظام اور قانون نوع انسان کے مطالبات کی تنظیم ، ترتیب اور انہیں عملی جامہ پہنانے میں تخلیق آدم سے لے کر قیامت تک اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا ، جہاں اسلام پہنچا ہے ۔

برادران گرامی ! ہم مسلمان ہیں ۔ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ۔ رسول اللہ کی سنت کے تابع ہیں ۔ اس کے باوجود ہم ان انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین اور دستوروں کو کیوں اختیار کریں ۔ جو ہمارے اصول دین سے متعارض ہیں ۔ عزیز بھائیو ! دین اسلامی مسلمانوں کو ایسے امور کی تنظیم سے منع نہیں کرتا ، لیکن اس سلسلے میں ضروری ہے کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول سے استنباط احکام کریں ۔ ہمیں اپنے امور اور معاملات اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق منظم کرنا چاہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ کتاب و سنت میں جو کچھ آیا ہے ، اس پر ہم نے کافی غور و تدبر نہ کیا ہو اور ہم میں کچھ نقص ہو ، یا ہم ان دونوں کے معانی سمجھنے میں قاصر رہے ہوں ۔ اس صورت میں ہم پر فرض ہے کہ اس بارے میں خوب غور و خوض کریں ۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ مسلمانوں کے اہل فضل علماء سنت نبوی میں مسلمانوں کی بہتری کے لئے جو کچھ ہے ، اس کی وضاحت کا فریضہ ادا کریں گے ۔

آج اسلام اور مسلمان جن مختلف تحریکات اور تباہ کن خیالات کا جو کہ ان سب چیزوں کے مخالف ہیں ، جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر مبعوث ہوئے ، نشانہ بن رہے ہیں ۔ میں اس بارے میں زیادہ طول نہیں دینا چاہتا ۔ اس ضمن میں بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ خود ہمارے اندر ایسے لوگ ہیں ، جو ان خیالات اور طریقوں پر ایمان لے آئے ہیں اور ان کے زور سے مسلمان اقوام پر مسلط ہونے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

میں جانتا ہوں کہ ہم جو یہ دعوت اسلامی دے رہے ہیں ، اس میں ہماری مخالفت ہوگی ۔ ہم پر اعتراض کئے جائیں گے ۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہم پر حملے کئے جائیں ۔ یقیناً اللہ کی نصرت و قدرت ہمارے شامل حال

هوگی اور هم اس راہ سے نهیں هٹیں گے - هم نے اپنی بساط کے مطابق الله کے دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا هے ' تو جو چاهے هم پر اعتراض کرے - اور جس کا دل چاهے ' همیں اپنے حملوں کا نشانه بنائے - هم نه ان کی طرف التفات کریں گے اور نه ان کی باتوں کا ان کی طرح جواب دیں گے - اس بارے میں هم وہ کہنے پر اکتفا کریں گے - جو رسول الله علیه الصلاۃ والسلام سے مروی هے یعنی '' **اللهم اهد قومی فانهم لایعلمون** ،،

برادران کرام : سعودی عرب کی حکومت اور اس کے عوام یقینی طور پر دنیا کے هر حصے میں اپنے بهائیوں کی مدد کریں گے - هم اپنے مسلمان بهائیوں سے بهی متمنی هیں که جن امور میں دین اور دنیا کی بهلائی هے - ان میں وہ ایک دوسرے کی مدد کریں - اس وقت مسلمان دو گروهوں پر مشتمل هیں - ایک گروہ وہ هے ، جو خود صاحب اختیار هے - اس گروہ پر واجب هے که وہ کتاب و سنت کو اپنا حکم بنائے - اور اس کے اپنے علاقوں یا دوسرے علاقوں میں مسلمانوں کی اصلاح احوال کے لئے اس پر جو فرائض عائد هوتے هیں ، انهیں بجا لائے - دوسرا گروہ مسلمان اقلیتوں کا هے - جو دوسرے ملکوں میں رهتی هیں - ان کا فرض هے که اپنے دین کی خدمت اور احکام الٰهی کے اتباع میں اپنی ذمه داریوں کو پورا کریں - هم آخر الذکر گروہ سے متعلق اپنے مسلمان بهائیوں سے یه نهیں کهیں گے که وہ اپنی حکومتوں کی مخالفت کریں اور اپنے ملکوں کے قانون کے خلاف کوئی اقدام کریں - وہ آپس میں ' اپنے ارادوں و نیتوں میں اور اپنے عقائد میں کتاب و سنت کو حکم بنائیں - جو ان سے صلح و سلامتی سے پیش آئے - اس سے صلح و سلامتی سے پیش آئیں اور تخریب پسند اور توڑ پهوڑ کرنے والا عنصر نه بنیں -

آج کے دن جس کے متعلق هم توقع رکهتے هیں که وہ اسلامی اقدام و بیداری کا الله کے فضل و کرم سے نقطه آغاز هوگا ، میں مملکت سعودی عرب کے مسلک سیاست کی وضاحت کرنا چاهتا هوں - هماری اسلامی سیاست وهی هے ' جو اس سے پہلے تهی - هم دنیا کے هر حصے اور هر جگه کے مسلمانوں کے ساتھ هیں - اور اپنی بساط کے مطابق مسلمانوں کی صفوں کو متحد کرنے ' انهیں

ایک دوسرے سے قریب لانے - اوران کے آپس میں پیدا ہونے والے اختلافات کو دور کرنے میں برابر کوشاں ہیں - ہم اس تجویز کی تائید میں ہیں کہ تمام اسلامی سربراہوں کی ایک مؤتمر منعقد ہو تاکہ یہ اعلیٰ سطح کی اسلامی مؤتمر مسلمانوں کے مسائل پر غور کر کے ان کے متعلق فیصلے کرے -

باقی رہی ہماری عربی سیاست - تو وہ جامعہ عربیہ (عرب لیگ) کے میثاق کے دائرے میں اخوت ' محبت اور تعاون کی سیاست ہے - ہم ہر اہم معاملے میں اور ہر مسئلے اور مشکل میں جو ہمارے عرب بھائیوں کو پیش آئے ' ان کے ساتھ ہیں - اور اللہ کے فضل و کرم سے ہم اس میں سب سے آگے ہوں گے نہ کہ پیچھے - ہم اپنے عرب بھائیوں سے صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں اخوت و محبت کی نظر سے دیکھیں اور ہمارے لئے اذیت اور پریشانیوں کا باعث نہ بنیں ، باقی رہی ہماری بین الاقوامی سیاست - ہم اقوام متحدہ کے رکن ہیں - اس کے میثاق کا احترام کرتے ہیں - اور جو کچھ اقوام متحدہ میں ہوتا ہے - اس میں ہمارا رویہ عدل و انصاف کا ہے - بڑے ملکوں کے آپس کے دھڑوں میں جو جھگڑے ہیں - ان میں ہمارا موقف غیر جانب دارانہ ہے - لیکن اس کے ساتھ ہی جس چیز کو ہم صحیح سمجھیں اور مانیں اور خاص طور پر جس کا انسانیت کی مصلحت عمومی سے تعلق ہو - ہم اس کی تائید کرتے ہیں -

جہاں تک ہماری داخلی سیاست کا تعلق ہے ، اس میں سب سے مقدم چیز تو یہ ہے کہ کتاب وسنت کو حکم بنایا جائے اور اصلاح امور کے لئے ایسے طریقے اختیار کئے جائیں ' جو کتاب و سنت کی حدود سے خارج نہ ہوں -

برادران گرامی! ہم اپنے ملک اور اپنی قوم کو ہر قسم کی اصلاح و ترقی کے راستے پر آگے لے جانا چاہتے ہیں - اور ہماری کوشش ہے کہ خواہ ہمارے راستے میں کتنی بھی مشکلات کیوں نہ حائل ہوں ' ہم اللہ کی نصرت و قوت سے اس راہ پر آگے بڑھتے رہیں - اس سلسلے میں حکومت نے اصلاح و ترقی کے جو اقدامات کئے ہیں ' میں ان کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا - آپ حضرات خود ہماری ان کوششوں کو دیکھتے ہیں -

میں یہاں اس موقع پر سیاسیات اور اس کے کسی خاص مسئلے میں نہیں پڑنا چاہتا ۔ لیکن ایک مسئلہ ہے ۔ جو کہ آپ سب کا مسئلہ ہے اور اس کو میں اظر انداز نہیں کر سکتا ۔ میں اس مسئلے پر سیاسی حیثت سے بحث نہیں کررں گا بلکہ میں اسے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کے مسئلے کے طور پر پیش کروں گا ۔ اور یہ مسئلہ فلسطین ہے ۔ یہ ایک سیاسی مسئلہ نہیں ، نہ یہ اقتصادی ہے بلکہ یہ ایک انسانی اور اسلامی مسئلہ ہے ۔

برادران گرامی ! اگر میں نے آپ کا کچھ زیادہ وقت لیا ہے ، تو آپ مجھے معاف فرمائیں ۔ آج ہم ایک ایسے مقام پر اور ایسے زمانے میں ہیں کہ ہمارا فرض ہے کہ اپنے اہم امور کو واضح طور پر بیان کریں تاکہ ہم اپنی صورت حال کو اچھی طرح جان لیں اور ہمارے رب ، ہماری قوموں اور ہمارے ملکوں کی طرف سے ہم سے جو کچھ مطلوب ہے ، اسے عمل میں لا سکیں ۔ آپ حضرات اللہ کی راہ میں جہاد کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے مدعو ہیں ۔ اور جہاد فقط بندوق اور تلوار سے نہیں ہوتا ۔ بےشک کتاب و سنت کی دعوت دینا ، ان کو مضبوطی سے پکڑنا اور ان پر ثابت قدم رہنا بھی ، خواہ اس میں ہمیں کتنی مشکلوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑے ، جہاد ہے ۔

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں اور اپنی بساط کے مطابق وہ اعمال بجا لائے ، جن سے اللہ تعالی راضی ہو اور اپنے حسب مقدور اس کی راہ میں جہاد کرے ۔ ہمیں امید ہے ۔ آپ حضرات اس مؤتمر میں اپنے ان تمام دنیاوی امور پر غور کریں گے جو مسلمانوں کے لئے اہمیت رکھتے ہیں ۔ اور وہ چیزیں بھی آپ کے زیر غور آئیں گی ، جن کے بارے میں مسلمانوں ہی میں سے کوئی معترض شاید یہ اعتراض کرے کہ وہ دین اسلام اور شریعت محمدی کو نہیں سمجھا ۔

اسی طرح ہمارے دینی امور ہیں ۔ جو ہمارے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں ۔ پھر ہمارے اجتماعی و اقتصادی امور ہیں ۔ آپ حضرات کا فرض ہے کہ ان سب کو زیر بحث لائیں اور ان میں سے جو کتاب و سنت کے مطابق ہیں ، ان کی نشان دھی کریں تاکہ ہم دنیا پر ثابت کر سکیں کہ ہمارا دین اسلام

ہی صحیح دین ہے - اور اس میں باطل کسی جہت سے بھی بار نہیں پا سکتا - نیز ہم ان لوگوں کی تردید کر سکیں ' جن کا یہ دعویٰ ہے کہ دین اسلام میں نہ تو اجتماعی تنظیم کا اور نہ اقتصادی اور تعلیم و تربیت کی تنظیم کا کوئی نظام ہے -

برادران کرام! میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے متمنی ہوں کہ وہ ہم سب کو اپنے واجبات پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے - ہماری نیتوں اور ہمارے عقائد کی اصلاح کرے ہم اسی راستے پر چلیں ، جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے - وہ ہمارے مستقبل کو ہمارے ماضی سے بھی شاندار بنائے - اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے - والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -